

کوائف

شہدائے نشتر پارک

2006ء

تالیف وترتیب

حضرت علامہ مولانا جمیل احمد نعیمی چشتی صابری

(ناظمِ تعلیمات و اُستاذ الحدیث دارالعلوم نعیمیہ کراچی)

سعادتِ نشرواشاعت

بزم چشتیہ صابریہ

دارالعلوم نعیمیہ بلاک نمبر ۱۵ دستگیر سوسائٹی فیڈرل بی ایریا کراچی

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

کوائف
شہدائے نشتر پارک
2006ء

تصنیف

حضرت علامہ مولانا جمیل احمد نعیمی ضیائی مدظلہ العالی
(استاذ الحدیث وناظم تعلیمات دار العلوم نعیمیہ)

سعادتِ نشرواشاعت
بزم چشتیہ صابریہ
دار العلوم نعیمیہ، بلاک نمبر ۱۵، دستگیر سوسائٹی، ایف بی ایریا کراچی

نام کتاب	کوائف شہدائے نشتر پارک 2006ء
مصنف	حضرت علامہ مولانا جمیل احمد نعیمی ضیائی مدظلہ العالی
نظر ثانی	مولانا محمد ناصر خان چشتی نعیمی (فاضل دارالعلوم نعیمیہ کراچی)
ناشر	بزم چشتیہ صابریہ (دارالعلوم نعیمیہ کراچی)
مطبع	الناصر ریسرچ اکیڈمی، کراچی 0300-2080345 - mnkchishti@gmail.com
اشاعت	جمادی الاولیٰ 1437ھ/فروری 2016ء
صفحات	32
هدیه	30/- روپے

ملنے کا پتا

دارالعلوم نعیمیہ، بلاک نمبر ۱۵، دستگیر سوسائٹی، الیف بی ایریا کراچی ۳۸

فون نمبرز: 0300-3532440, 021-36324236

سخن جمیل

حضرت علامہ مولانا جمیل احمد نعیمی ضیائی مدظلہ العالی
(استاذ الحدیث وناظم تعلیمات دارالعلوم نعیمیہ کراچی)

○

میلادِ مصطفیٰ ﷺ کی تاریخ اتنی ہی قدیم ہے جتنی اس کائنات کی تخلیق قدیم ہے عالم ارواح میں اللہ تبارک وتعالیٰ نے دو مجالس کا انعقاد فرمایا۔ پہلی مجلس میں عام لوگوں سے عہد لیا "الست بربکم" کیا میں تمھارا رب نہیں ہوں، سب نے بہ یک زبان اعتراف اور اقرار کیا کہ بے شک تو ہمارا رب ہے۔ نیز دوسری خصوصی مجلس میں مولائے کریم رؤف رحیم نے انبیائے کرام اور مرسلین عظام علیہم الصلوٰۃ والسلام سے عہد لیا:

وَإِذْ أَخَذَ اللّٰهُ مِيثَاقَ النَّبِيِّينَ لَمَا آتَيْتُكُم مِّن كِتَابٍ وَحِكْمَةٍ ثُمَّ جَاءَكُمْ رَسُولٌ مُّصَدِّقٌ لِّمَا مَعَكُمْ لَتُؤْمِنُنَّ بِهِ وَلَتَنصُرُنَّهُ قَالَ أَأَقْرَرْتُمْ وَأَخَذْتُمْ عَلَىٰ ذَٰلِكُمْ إِصْرِي قَالُوا أَقْرَرْنَا قَالَ فَاشْهَدُوا وَأَنَا مَعَكُم مِّنَ الشَّاهِدِينَ○

ترجمہ: "اور یاد کرو جب اللہ تعالیٰ نے پیغمبروں سے ان کا عہد لیا جو میں تم کو کتاب اور حکمت دوں پھر تشریف لائے تمھارے پاس وہ رسول کہ تمھاری کتابوں کی تصدیق فرمائے تو تم ضرور بہ ضرور اس پر ایمان لانا اور ضرور ضرور اس کی مدد کرنا فرمایا کیوں تم نے اقرار کیا اور اس پر میرا بھاری ذمہ لیا؟ سب نے عرض کی ہم نے اقرار کیا، فرمایا تو ایک دوسرے پر گواہ ہو جاؤ اور میں آپ تمھارے ساتھ گواہوں میں ہوں (سورۂ آل عمران: آیت ۸۱، پارہ ۳)

سیرتِ طیبہ اور میلاد شریف کے موضوع پر مختلف ادوار اور مختلف زمانوں یعنی صحابہ کرام واہل بیت عظام، علمائے عاملین اور صوفیائے کاملین کے دور سے اب تک بے شمار

محافل ومجالس منعقد ہونے کے ساتھ ساتھ حضور اکرم ﷺ کی حیاتِ مبارکہ پر آج تک چھوٹی بڑی اور مختلف زبانوں میں بلا مبالغہ ہزاروں کتابیں شائع ہو چکی ہیں اور قیامت تک یہ سلسلہ جاری رہے گا۔ ماننے والوں کے لیے مندرجہ بالا محافل اور کتب ورسائل ہی کافی ہیں اور نہ ماننے والوں کے لیے دفتر کے دفتر بھی بے کار ہیں۔

حکیم الامت علامہ مفتی محمد احمد یار خاں نعیمی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں:

نثار تیری چہل پہل پر ہزاروں عید ربیع الاوّل
سوائے ابلیس کے اس جہاں میں سب ہی تو خوشیاں منا رہے تھے

صدر الافاضل فخر الاماثل میرے دادا استاذ حضرت علامہ سید محمد نعیم الدین محدث مرادی آبادی علیہ الرحمہ نے بھی کیا خوب فرمایا ہے:

کیوں ہو کسی کو رنج وغم کرتے ہیں کس پہ کچھ ستم
مولد مصطفیٰ کی ہم عید اگر منائیں تو

اگر چہ قرآنِ کریم اور حدیث رسول ﷺ سے اس مقدس ومبارک محافل کا ذکر ملتا ہے لیکن افسوس صد افسوس بدقسمتی سے مختلف زمانوں میں ایسے بھی لوگ پیدا ہوئے جو ایسی مقدس محافل اور مجالس کو بدعت کہہ کر مسلمانوں کو گمراہ کرنے کی کوشش کرتے رہے اور کر رہے ہیں انہی میں سے شیخ ابن تیمیہ، ابن قیم، ابن عبد الوہاب نجدی اور مولوی اسماعیل کی فکر کے لوگ دنیا میں موجود ہیں، لیکن اعلیٰ حضرت عظیم البرکت امام اہلسنت الشاہ احمد رضا خاں بریلوی علیہ الرحمہ نے کیا خوب فرمایا ہے:

تو کسی کے گھٹانے سے نہ گھٹا ہے نہ گھٹے
جب بڑھائے تجھے اللہ تعالیٰ تیرا

ایسے ہی اسی سلسلے کی کڑی ۱۹۵۶ء میں نام نہاد اہل حدیث حقیقت میں غیر مقلد جنھوں نے محمدی مسجد برنس روڈ کراچی سے ایک اشتہار شائع کیا تھا جس کا عنوان تھا ''محبت کا نرالا طریقہ'' اس کے جواب میں احقر جمیل احمد نعیمی نے ایک اشتہار شائع کیا تھا جس کا

عنوان تھا "عداوت کا نرالا طریقہ" میرے اشتہار کے مضمون کو عام مسلمانوں نے پسند کیا۔

برصغیر میں حضور اکرم ﷺ کے میلاد شریف کی بجائے مرد و خواتین میں بارہ وفات کا مہینا کہا جاتا تھا۔ علمائے اہل سنت نے اس کی ممانعت اور مخالفت کی اور مسلمانوں کو یہ سمجھانے اور بتانے کی کوشش کی کہ لفظ بارہ وفات سے رنج و غم پیدا ہوتا ہے، لہٰذا مسلمانوں کو وفات کے مہینے کے بجائے عید میلاد النبی ﷺ کہنا چاہیے۔

صاحبِ "مجمع البحار الانوار" ملک المحدثین الشیخ علامہ محمد طاہر الصدیقی الھندی المفتی الکجراتی (متوفی 1078ھ) جو اپنے وقت کے مفسر، محدث، فقیہ اور صاحب روحانیت تھے، فرماتے ہیں:

من شهر السرور البهجة منبع الانوار والرحمة شهر ربيع الاوّل، فانه شهر امرنا باظهار الحبور فيه كل عام، فلا نكدره باسم الوفاة.

ترجمہ: ربیع الاوّل کا مہینا خوشی و مسرت کا مہینا ہے اور یہ مہینا نورِ الٰہی کے چشموں کو ظاہر کرنے والا ہے اور ماہ ربیع الاوّل وہ مہینا ہے جس میں ہمیں ہر سال بے مثال خوشی کو ظاہر کرنے کا حکم دیا گیا ہے۔ پس ہم اپنی طبیعتوں کو وفات کا مہینا کہہ کر رنج و غم میں مبتلا نہ کریں۔

(مجمع البحار الانوار، الجزء الخامس، مطبوعہ مکتبہ دار الایمان المدینۃ المنورۃ)

مذکورہ حوالہ سے پتا چلا کہ صاحبِ "مجمع البحار الانوار" ملک المحدثین الشیخ علامہ محمد طاہر الصدیقی نے آج سے 359 سال پہلے اپنی کتاب میں ماہ ربیع الاوّل کو "وفات کا مہینا" کہنے سے منع فرمایا اور ارشاد فرمایا کہ یہ مہینا تو خوشیوں اور مسرتوں کے اظہار کا مہینا ہے، اس مبارک مہینے میں رنج و غم کا اظہار نہیں کرنا چاہیے۔

بعد ازاں اس نظریے کو فروغ دینے کے لیے 1911ء میں شاعر مشرق اسلامی فلاسفر علامہ محمد اقبال لاہوری علیہ الرحمہ نے ایک کثیر تعداد میں علمائے کرام اور مشائخ عظام کو اپنے ساتھ ملا کر برصغیر میں ایک عظیم تحریک شروع کی جس میں مندرجہ ذیل علمائے کرام اور مشائخ عظام شامل تھے۔

(۱) قدوۃ السالکین زبدۃ العارفین رہبر شریعت پیر طریقت پیر سید مہر علی شاہ رحمۃ اللہ علیہ (گولڑا شریف)

(۲) مولانا سید غلام بھیگ نیرنگ اشرافی انبالوی علیہ الرحمہ

(۳) فاضل جلیل عالم نبیل مفتی نثار احمد علیہ الرحمہ جو کہ حضرت علامہ احمد حسن صاحب کانپور کے بیٹے تھے۔

(۴) مولانا حبیب صاحب (ایڈیٹر اخبار ''پیسہ'')

(۵) حضرت مولانا سید فضل الحسن حسرت موہانی علیہ الرحمہ

(۶) پیر طریقت رہبر شریعت حضرت مولانا سجاد پھلواڑی شریف (بہار)

(۷) پیر طریقت رہبر شریعت ابوالعرب سید جماعت علی شاہ نقشبندی محدث علی پور علیہ الرحمہ

برصغیر میں ان اکابر نے بڑے اہتمام کے ساتھ جشن عید میلاد النبی ﷺ کے پروگراموں کو جاری وساری رکھا۔

اس کے علاوہ جو اہم بات ہوئی وہ یہ تھی کہ فاضل جلیل عالم نبیل اپنے وقت کے عظیم مدرس، مصنف اور محقق حضرت علامہ نور بخش توکلی انبالوی علیہ الرحمہ نے حکومت وقت سے بارہ ربیع الاوّل شریف کی چھٹی کو عید میلاد النبی ﷺ کے عنوان سے منظور کروایا گویا کہ حکومت برطانیہ کے دور میں ایک گزٹڈ چھٹی منظور کرالی۔

اس کے علاوہ پاکستان بننے سے پہلے ۱۹۴۰ء میں انجمن مسلمانانِ پنجاب کے میاں منظور حسین اور ان کے بھائی میاں اختر حسین ریگاں والوں نے اس سلسلے کو جاری رکھا جلسے اور جلوس کا آغاز میری ویدر ٹاور سے ہوتا تھا اور آرام باغ پر اس کا اختتام ہوتا تھا جو اب تک جاری ہے۔

مئی ۱۹۷۳ء میں جماعت اہل سنت جس کے صدر علامہ عبدالمصطفیٰ الازہری اور ناظم اعلیٰ احقر جمیل احمد نعیمی ضیائی تھے۔ جماعت اہل سنت اور جمعیت علماء پاکستان کے اشتراک سے ایک اجلاس بلا کر یہ فیصلہ کیا کہ میمن مسجد بولٹن مارکیٹ سے ظہر کی نماز کے بعد

نکال کر عصر کے وقت نشتر پارک میں ختم کریں گے اور عصر کی نماز کے بعد مغرب تک علمائے کرام کی تقاریر اور خطابات ہوں گے۔ بعدہٗ درود و سلام پر اس کا اختتام ہوگا۔

اس پہلے پروگرام میں جن مشہور معروف علمائے کرام و مشائخ عظام نے شرکت کی ان کے نام یہ ہیں۔

(۱) قائد ملت اسلامیہ علامہ الشاہ احمد نورانی صدیقی علیہ الرحمہ
(۲) علامہ عبدالمصطفیٰ الازہری علیہ الرحمہ (شیخ الحدیث دارالعلوم امجدیہ)
(۳) خطیب پاکستان علامہ محمد شفیع اوکاڑوی علیہ الرحمہ
(۴) علامہ قاری مصلح الدین علیہ الرحمہ
(۵) حضرت علامہ قاری رضاالمصطفیٰ علیہ الرحمہ (سابق خطیب میمن مسجد)
(۶) مشہور و معروف خطیب مولانا شبیر احمد اظہری صاحب
(۷) علامہ مفتی وقارالدین علیہ الرحمہ
(۸) احقر جمیل احمد نعیمی ضیائی
(۹) صوفی بشیرالدین نقشبندی

اس کے علاوہ ایک کثیر تعداد میں علمائے کرام اور مشائخ عظام کے ساتھ عوامِ اہلسنّت کی ایک بہت بڑی تعداد نے شرکت کی۔

جب یہ جلوس میمن مسجد سے روانہ ہوا تو بندر روڈ (ایم۔اے جناح روڈ) پر حد نظر تک سر ہی سر نظر آرہے تھے۔ تھوڑے تھوڑے وقفے پر مختصر نعت خوانی اور علمائے کرام کے بیانات ہورہے تھے۔ بارہ ربیع الاوّل کے دن کی فضیلت واہمیت پر تقاریر کا سلسلہ جاری رہا جس میں میلاد شریف کی فضیلت واہمیت کے ساتھ ساتھ معاشرے میں پھیلی ہوئی برائیوں کی نشاندہی کرائی جاری تھی اور علمائے کرام یہ بتارہے تھے کہ ہمیں کیسا مسلمان ہونا چاہیے۔ الحمدللہ علی احسانہٖ آج تک یہ سلسلہ جاری ہے اور ان شاءاللہ تاقیامِ قیامت یہ سلسلہ یوں ہی عقیدت واحترام اور مذہبی جذبے کے ساتھ جاری رہے گا۔

۱۲ ربیع الاوّل شریف بمطابق ۱۱/اپریل ۲۰۰۶ء بروز منگل کو نشتر پارک میں دشمنانِ اسلام و گستاخانِ رسول کریم ﷺ نے بم بلاسٹ کر کے بیسوں علماء اور عوام اہلسنّت کو شہید کیا اور کثیر تعداد میں علمائے کرام، مشائخ عظام اور عوام کو زخمی کیا۔ گستاخ یہ سمجھ رہے تھے کہ شاید اُن کی اس ظالمانہ، سفاکانہ اور بزدلانہ حرکت سے اہل ایمان ڈر کر جشن عید میلاد النبی ﷺ منانا بند کر دیں گے لیکن دشمنوں اور گستاخوں نے دیکھ لیا کہ ان کی اس حرکت کے باوجود ابھی بھی یہ سلسلہ جاری و ساری ہے۔

کسی نے کیا خوب کہا ہے کہ:

ع یہ وہ نشہ نہیں جسے ترشی اتار دے

۱۱/اپریل ۲۰۰۶ کو نشتر پارک میں تنظیماتِ اہلسنّت کے مشترکہ سالانہ جلسہ عید میلاد النبی ﷺ کے موقع پر جو اندوہ ناک واقعہ رونما ہوا، آج ۱۱/اپریل ۲۰۱۶ء کو دس سال ہو رہے ہیں لیکن ابھی تک اس کو رسالے کی شکل میں محفوظ نہیں کیا گیا۔ ہماری کوشش ہے کہ اس المناک حادثے کو محفوظ کر کے آنے والی نسلوں کے لیے کام کرنے کا موقع فراہم کریں۔

★★★

مقدمہ

شہدائے عید میلاد النبی صلی اللہ علیہ وسلم کی نذر!

مولانا محمد ناصر خان چشتی

(فاضل دارالعلوم نعیمیہ کراچی/اسلامک ریسرچ اسکالر)

O

12 ربیع الاوّل 1427ھ مطابق 11 اپریل 2006ء بروز منگل کو شام کے سات بج کر پانچ منٹ پر روشنیوں کے شہر عروس البلاد کراچی کے مشہورِ زمانہ نشتر پارک کے VIP گیٹ کے قریب (جانب جنوب مشرق تھانا سولجر بازار سے تقریباً 3 فرلانگ کے فاصلے پر) عین اس وقت جب نمازِ مغرب کی باجماعت ادائیگی کے بعد لوگ سنتیں پڑھ رہے تھے، ایک زوردار بم دھماکا ہوا جس سے اہلسنت وجماعت کے ستر سے زاید افراد شہید ہوئے اور سیکڑوں افراد شدید زخمی ہوئے۔ تاریخ اسلام کا یہ بہت بڑا سانحہ بلکہ عظیم حادثہ تھا جس میں اتنی بڑی تعداد میں علمائے کرام، مشائخ عظام، قرآن پاک کے حفاظ، قراء، مدرسین، دینی وسماجی تنظیموں اور اداروں کے سربراہان اور عاشقانِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم شامل تھے۔ بلاشبہ یہ ایک ایسا دلدوز حادثہ تھا جس کو کبھی فراموش نہیں کیا جاسکے گا بلکہ واقعہ کربلا کی طرح اس کا غم بھی ہر سال تازہ رہے گا۔

نشتر پارک وعید میلاد النبی صلی اللہ علیہ وسلم کے شہداء اور زخمیوں کے ذمے داران اور قاتل وہی لوگ ہیں جو میلادِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی مخالفت کرنے اور ان محافل پر بدعت کا فتویٰ لگانے میں پیش پیش رہے ہیں۔ اس طرح کی سفاکانہ، بزدلانہ اور مذموم حرکتیں وہ بارہا کر چکے

ہیں، یہ عظیم حادثہ کر کے شاید وہ سمجھ رہے ہیں کہ اب ڈر کے مارے لوگ محافل میلاد سجانا بند دیں گے اور اس طرح دہشت گردی اور قتل و غارت کے ذریعے خوف و ہراس پھیلا کر وہ اپنے مذموم مقاصد میں کامیاب ہو جائیں گے تو یہ ان کی خام خیالی ہے اور شاید وہ اہلسنّت کے اس جذبے سے نا آشنا ہیں:

باطل سے دبنے والے اے آسماں نہیں ہیں ہم
سو بار کر چکا ہے تو امتحان ہمارا

عید میلاد النبی ﷺ کی محافل کو بدعت سمجھنے اور کہنے والے یہ اچھی طرح ذہن نشین کر لیں محافل عید میلاد النبی ﷺ تا قیامِ قیامت سجتی رہیں گی اور اس راہ میں جو موت آئے گی وہ بڑی سعادت کی موت ہو گی بلکہ:

غلامی رسول میں موت بھی قبول ہے
جو ہو نہ عشقِ مصطفیٰ تو زندگی فضول ہے

ہم ان سطور کے ذریعے دشمنان عید میلاد النبی ﷺ کو یہ پیغام دے رہے ہیں کہ نشتر پارک کے اس عظیم سانحہ کو ہم کبھی فراموش نہیں کر پائیں گے اور جشن عید میلاد النبی ﷺ کی محافل تا قیامِ قیامت پوری آب و تاب اور مذہبی جوش و جذبے کے ساتھ منعقد کرتے رہیں گے اور عشقِ مصطفیٰ ﷺ کی شمع ہمیشہ فروزاں رہے گی اور پرچم مصطفوی ہمیشہ سربلند رہے گا بلکہ شاعر مشرق ڈاکٹر علامہ محمد اقبال کے الفاظ میں:

اسلام کی فطرت میں قدرت نے لچک دی ہے
اتنا ہی یہ اُبھرے گا جتنا کہ دبائیں گے

نشتر پارک میں تنظیماتِ اہلسنّت کے مشترکہ سالانہ جلسہ عید میلاد النبی ﷺ کے موقع پر ہونے والے اس الم ناک حادثہ کے حقائق جاننے، بم دھماکے میں شہید اور زخمی ہونے والوں کے قصاص و انصاف کے حصول اور قانونی کارروائی کے لیے تھانا سولجر بازار جمشید ٹاؤن کراچی میں مورخہ 12 اپریل 2006ء کو ایک بج کر پینتالیس منٹ (01:45) پر ایک ایف آئی آر نمبر 71/2006 نامعلوم ملزمان کے خلاف درج کی گئی جس میں 302, 324, 34 پی پی سی، 3/4 ایکسپلوزیو ایکٹ کی دفعات کے ساتھ ساتھ انسدادِ

دہشت گردی ایکٹ کی دفعہ ATA 7 بھی شامل کی گئی۔

مذکورہ FIR کے مطابق مقدمہ ھٰذا کے مدعی مولانا محمد الطاف قادری ولد عبد الستار قادری (ساکن مکان نمبر 11 تھرڈ فلور رابعہ ٹیرس پیر کالونی کراچی) ہیں۔ مقدمہ کو سب انسپکٹر اصغر علی نے درج کیا جبکہ مذکورہ مقدمہ کی تفتیش SIO سب انسپکٹر انچارج انویسٹی گیشن کو سونپی گئی تھی۔ جس کی تفتیش و تحقیق کی رپورٹ اب تک منظر عام پر نہیں آسکی ہے۔

نشتر پارک کے اس المناک حادثہ میں اہلسنّت و جماعت کے جید علمائے کرام اور سرکردہ قائدین مولانا عباس قادری (سربراہ سنی تحریک)، مولانا افتخار بھٹی (سنی تحریک)، مولانا اکرم قادری (سنی تحریک)، شہید ڈاکٹر عبدالقدیر عباسی (سنی تحریک)، علامہ مختار احمد قادری، حافظ محمد تقی، مولانا فرید الحسنین کاظمی، علامہ عبدالوحید بندیالوی شہید، مولانا کاشف علی شاہ اشرفی، حافظ قاری وزیر احمد چشتی، علامہ وزیر احمد چشتی شہید، پیر حسام الدین پاشا رحمانی، پیر محمد پیرل، مولانا حسین احمد، حاجی حنیف بلو، شہید آصف حسین ضیائی اور دیگر شہید ہوئے، جب کہ زخمیوں میں علامہ ڈاکٹر کوکب نورانی اوکاڑوی، شاہ سراج الحق قادری، ANI پاکستان کے سربراہ طارق محبوب صدیقی، مولانا محمد الطاف قادری، قاری محمد اشرف گورمانی، مولانا عبدالوہاب قادری، مولانا ریاض الدین قادری اور دیگر شامل تھے۔

حکومت سندھ کا منفی اور مجرمانہ طرزِ عمل

سانحہ نشتر پارک کے اس المناک حادثے کے حوالے سے حکومت سندھ کا طرز عمل اور رویہ انتہائی مایوس کن اور افسوس ناک رہا۔ خاص طور پر حکومت سندھ نے سانحہ نشتر پارک کے زخمیوں کے علاج و معالجہ کے سلسلہ میں انتہائی مجرمانہ غفلت، بے حسی اور بے پروائی کا مظاہرہ کیا۔ اس کی ایک مثال اس وقت دیکھنے میں آئی جب سانحہ نشتر پارک میں شدید زخمی ہونے والے نوجوان عامر احمد جو کہ لیاقت نیشنل ہسپتال میں زیر علاج تھے، جن کو ڈاکٹرز نے نہ جانے کیوں زبردستی ہسپتال سے ڈسچارج کر دیا تھا اور گھر پہنچتے ہی ان کی طبیعت دوبارہ بگڑ گئی اور انھیں واپس لیاقت نیشنل ہسپتال کے ایمر جنسی وارڈ میں دوبارہ داخل کیا گیا۔

سانحہ نشتر پارک کے بعد اہلسنّت و جماعت کی مختلف دینی و سماجی تنظیموں اور اداروں پر مشتمل ایک اتحاد قائم کیا گیا جس کا نام "سنی رہبر کونسل" رکھا گیا جس کے چیئرمین

فقیہ العصر مفکر اسلام مفتی اعظم پاکستان پروفیسر مفتی منیب الرحمٰن مدظلہ العالی (چیرمین مرکزی رویت ہلال کمیٹی پاکستان، صدر تنظیم المدارس اہلسنّت پاکستان، مہتمم دارالعلوم نعیمیہ کراچی) تھے جب کہ دیگر اراکین میں استاذِ گرامی حضرت علامہ مولانا جمیل احمد نعیمی ضیائی مدظلہ العالی (استاذالحدیث وناظم تعلیمات دارالعلوم نعیمیہ)، علامہ سید شاہ تراب الحق قادری (امیر جماعتِ اہلسنّت پاکستان کراچی)، صاحبزادہ ڈاکٹر ابوالخیر محمد زبیر (جمعیت علماء پاکستان)، مفتی محمد جان نعیمی، مولانا محمد ریحان امجد نعمانی، مولانا غلام دستگیر افغانی، مفتی محمد رفیق حسنی، مولانا غلام محمد سیالوی، علامہ سید عظمت علی شاہ ہمدانی، مولانا عبدالحلیم ہزاروی، حاجی محمد حنیف طیب، صوفی محمد حسین لاکھانی، طارق محبوب، مولانا یعقوب عطاری، مولانا محمد عمران عطاری، شاہد غوری، عبدالقادر عطاری، عبدالقادر قادری، محمد رمضان مغل، محمد عاطف بلو، سید عبدالرزاق نقشبندی، مولانا محمد نصیر اللہ نقشبندی، محمد شفیق قادری اور دیگر شامل تھے۔

اہلسنّت وجماعت کی تمام دینی وسماجی تنظیمیں اور ادارے سنی رہبر کونسل کے پلیٹ فارم پر مفتی منیب الرحمٰن مدظلہ العالی کی قیادت میں متحد ہوئے اور سانحہ نشتر پارک کے شہداء کے ورثاء اور زخمیوں کو انصاف اور حکومتی مالی امداد دلانے کے لیے ایک موثر کردار ادا کیا گیا۔

سانحہ نشتر پارک کے تناظر میں ''سنی رہبر کونسل'' کا کردار

4 جولائی 2006ء کو دارالعلوم امجدیہ کراچی میں منعقدہ سنی رہبر کونسل کے ایک اہم اور نمائندہ اجلاس سے خطاب کرتے ہوئے سنی رہبر کونسل کے چیئرمین مفتی منیب الرحمٰن صاحب نے کہا کہ حکومت سانحہ نشتر پارک کو فراموش کرنے کے لیے جو ہتھکنڈے استعمال کر رہی ہے وہ عوام اہلسنّت کو احتجاجی راستے پر ڈالنے کے مترادف ہے۔ ہماری امن پسندی، صبر اور برداشت کو حکومت اور انتظامیہ نے کمزوری سمجھ کر تاریخ میلاد کے المناک سانحہ کو جس طرح نظرانداز کرنے کا روایتی طرزِ عمل اختیار کیا ہے، وہ ناقابل برداشت ہو چکا ہے۔ سنی رہبر کونسل شہدائے میلاد کی وارث وامین ہے ہم اپنے علماء ومشائخ اور قائدین کے خون کو فراموش ہونے نہیں دیں گے۔ انھوں نے مطالبہ کیا کہ حکومت ہوش کے ناخن لے اور ملک کی غالب اکثریت اہلسنّت وجماعت کے دردوالم، غم وغصے کا ادراک کرتے ہوئے 65 علمائے کرام، مشائخ عظام اور عاشقان مصطفیٰ ﷺ کے اجتماعی قتل کی سازش کو بے نقاب

کرے اور ظالم وسفاک قاتلوں کو قانون کے کٹہرے میں کھڑا کر کے قرار واقعی اور عبرت ناک سزا دے تاکہ ملک کی غالب اکثریت عوامِ اہلسنّت میں پائی جانے والی بے چینی واضطراب دور ہو سکے۔

○ اسی طرح دار العلوم نعیمیہ میں ملاقات کے لیے آئے ہوئے سانحہ نشتر پارک کے شہداء کے ورثاء سے گفت گو کرتے ہوئے سنی رہبر کونسل کے چیئر مین مفتی منیب الرحمٰن نے کہا کہ سانحہ نشتر پارک جشن عید میلاد النبی ﷺ پر براہِ راست حملہ ہے اور توہین رسالت کی مجرمانہ کارروائی ہے۔اہل سنت و جماعت اس سانحے کو کبھی فراموش نہیں کر سکتے۔ایجنسیوں کی جانب سے عدم پیش رفت اور معنی خیز سکوت سے اہل سنت و جماعت میں مایوسی پھیل رہی ہے۔ایسا لگتا ہے کہ حکومت اس خوش فہمی میں مبتلا ہے کہ وقت گزرنے کے ساتھ ساتھ اہلسنّت و جماعت اس سانحہ کو فراموش کر دیں گے، یہ اس کی خام خیالی ہے بلکہ اس کے برعکس ہر سال جشن عید میلاد النبی ﷺ کے موقع پر واقعہ کربلا کی طرح اس عظیم سانحہ کا غم بھی تازہ ہوتا رہے گا......انھوں نے مزید کہا کہ ہم نے انتہائی ناگفتہ بہ حالات میں اہلسنّت و جماعت کی شیرازہ بندی کی ہے اور شہدائے میلاد النبی ﷺ کی برکت سے گزشتہ 30 سال میں پہلی بار اہلسنّت و جماعت کی صف بندی ہوئی ہے۔میلاد النبی ﷺ اور ذاتِ رسالت مآب ﷺ کا تقدس ہمارے ایمان اور عقیدے کی اساس ہے......انھوں نے یہ بھی کہا کہ گورنر سرحد نے قبائلی علاقے میں خودکش حملے میں شہید ہونے والوں کے ورثاء کے لیے پانچ لاکھ روپے فی کس امداد کا اعلان کیا ہے، ہم گورنر سندھ اور حکومت سندھ سے پرزور مطالبہ کرتے ہیں کہ شہدائے میلاد النبی ﷺ کے ورثاء کے لیے زرِ کفالت پانچ، پانچ لاکھ روپے اور مجروحین کے لیے زرِ اعانت کے طور پر ایک، ایک لاکھ روپے ادا کیے جائیں۔اس موقع پر سنی رہبر کونسل کے اراکین علامہ جمیل احمد نعیمی، مولانا ریحان امجد نعمانی، مولانا غلام دستگیر افغانی، مفتی محمد جان نعیمی، طارق محبوب، عبدالرزاق نقشبندی اور دیگر بھی موجود تھے۔

امدادی رقوم کی تقسیم

سانحہ نشتر پارک کے تقریباً ڈھائی مہینے بعد مورخہ 24 جون 2006ء کو سہ پہر تین بجے بروز ہفتہ دار العلوم امجدیہ کراچی میں سانحہ نشتر پارک کے شہداء کے ورثاء کو زرِ کفالت

کے طور پر تین، تین لاکھ روپے اور مجروحین کو زراعانت کے طور پر پچاس، پچاس ہزار روپے امدادی چیک تقسیم کیے گئے۔ ان میں وہ لوگ شامل نہیں تھے جن کے چیک 5 جون کو دستاویزی اور قانونی کارروائی مکمل نہ ہونے یاان کی جانب سے رابطہ نہ کیے جانے کی وجہ سے رہ گئے تھے۔ اس موقع پر سنی رہبر کونسل کے چیئرمین مفتی منیب الرحمٰن ،کونسل کے اراکین، ڈی سی او فضل الرحمٰن اور حکومت کے دیگر متعلقہ افسران بھی موجود تھے۔

ہم ان سطور کے ذریعے سانحہ نشتر پارک کے شہداء اور مجروحین کو خراجِ عقیدت اور سلامِ عقیدت پیش کرتے ہیں کہ انھوں نے نبی اکرم ﷺ کی ولادت باسعادت کے عظیم دن اپنی جانیں قربانیں کیں اور دنیا کے اندر جو شخص جس حال میں شہید ہوا ہو گا وہ حشر کے دن اسی حالت میں اٹھے گا، کوئی شہید سجدہ کرتے ہوئے اٹھے گا تو کوئی شہید احرام باندھے ہوئے اٹھے گا اور سلام ہو تمہاری عظمتوں پر اے شہدائے نشتر پارک کہ تم میدان حشر میں بھی اللہ تعالیٰ کی نماز ادا کرتے ہوئے اٹھو گے، کوئی سجدہ اور رکوع کرتے ہوئے اٹھے گا تو کوئی قیام کرتا ہوا اور تلاوتِ قرآن کرتا ہوا اٹھے گا۔

استاذِ گرامی حضرت علامہ مولانا جمیل احمد نعیمی ضیائی مدظلہ العالی نے ''کوائف شہدائے نشتر پارک 2006'' مرتب کر کے نئی نسل کے لیے اس المناک حادثے کو محفوظ کر کے آنے والی نسلوں کے لیے کام کرنے کا موقع عطا فرمایا ہے۔ امام اہلسنّت مجدد دین و ملت اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان قادری علیہ الرحمۃ نے کیا خوب فرمایا ہے:

مٹ گئے مٹتے ہیں مٹ جائیں گے اعداء ترے
نہ مٹا ہے نہ مٹے گا کبھی چرچا تیرا

اللہ تعالیٰ اپنے حبیب لبیب ﷺ کے صدقے شہدائے عیدمیلادالنبی ﷺ کی مغفرت فرمائے اور ان کے درجات کو بلند فرمائے۔ آمین بجاہ سید المرسلین ﷺ۔

کوائف شہدائے سانحہ نشتر پارک 2006ء

12 ربیع الاوّل 1427ھ مطابق 11/اپریل 2006ء بروز منگل کو نشتر پارک میں ہونے والے بم دھماکے میں سنی رہبر کونسل پاکستان کی مورخہ 25 جون 2006ء کو جاری کردہ لسٹ کے مطابق اہلسنت وجماعت کے تقریباً تہتر (73) افراد شہید ہوئے۔ جن کی تفصیل درج ذیل ہے۔

سانحہ نشتر پارک میں شہید ہونے والوں کے اسمائے گرامی:

نمبر شمار	شہداء کے نام	ولدیت	ادارہ/تنظیمی وابستگی
1	شہید علامہ مختار احمد قادری	سکندر خان	دار العلوم امجدیہ
2	شہید مولانا فرید الحسنین کاظمی	جمال الدین شاہ	مرکزی JUP
3	شہید مولانا وحید احمد بندیالوی	محمد فرید الدین خان	دار العلوم ضیائے مدینہ
4	شہید مولانا کاشف علی شاہ اشرفی	سید اقبال	دار العلوم نعیمیہ
5	شہید حافظ قاری وزیر احمد چشتی	سلطان احمد	سنی علماء کونسل
6	شہید محمد عباس قادری	دین محمد	سنی تحریک
7	شہید محمد افتخار بھٹی	محمد حفیظ بھٹی	سنی تحریک
8	شہید محمد اکرم قادری	محمد جی	سنی تحریک
9	شہید ڈاکٹر عبد القدیر عباسی	نذیر احمد	سنی تحریک
10	شہید حافظ محمد تقی	شیخ محمد رفیع	مرکزی JUP

11	شہید پیر محمد پیرل	غلام مصطفیٰ	جنرل سیکریٹری ATI
12	شہید پیر حسام الدین پاشا رحمانی	رفیق الاحد صدیقی	آستانیہ عالیہ رحمانیہ
13	شہید ذاکر حسین پٹھان	قبول احمد خان	مصطفائی تحریک
14	شہید حاجی محمد حنیف بلو	حاجی محمد صدیق بلو	تحریک عوام اہلسنت
15	شہید آصف حسین ضیائی	قاسم حسین	عالمی تنظیم اہلسنّت
16	شہید حافظ نور محمد بروہی	محمد خان بروہی	دارالعلوم انوار القادریہ
17	شہید حافظ محمد یاسین	محمد رمضان	تحریک منہاج القرآن
18	شہید حافظ ظہور الدین	قلندر خان	فیضان چشتیہ نعیمیہ
19	شہید حافظ محمد بروہی		
20	شہید حافظ محمد احمد رضا قادری	محمد اشرف قادری	جماعتِ اہلسنّت
21	شہید حافظ محمد شہزاد علی قادری	ڈاکٹر محمد اشفاق قادری	جماعتِ اہلسنّت
22	شہید حافظ محمد علی قادری	محمد اشرف قادری	جماعتِ اہلسنّت
23	شہید مولانا شاہد محمود	حبیب عالم	دارالعلوم نعیمیہ
24	شہید قاری اختر نواز	غلام خان	دارالعلوم نعیمیہ
25	شہید مولانا حسین احمد	غلام فاروق	دارالعلوم نعیمیہ
26	شہید حافظ واجد احمد	مفتی غلام مرتضیٰ مہروی	سنی علماء کونسل
27	شہید قاری علی رضوان عطاری	خادم حسین	دعوتِ اسلامی
28	شہید قاری جہانگیر عطاری	درویش محمد	دعوتِ اسلامی
29	شہید عبدالغفور عطاری	امام بخش	دعوتِ اسلامی
30	شہید محمد موسیٰ قادری	محمد تاج الدین	سنی تحریک
31	شہید محمد عمران قادری	فقیر محمد	سنی تحریک

32	شہید گل زمین خان	خائستہ خان	مرکزی JUP
33	شہید رفیق علی قادری	ہارون علی	جماعت اہلسنّت
34	شہید غلام علی	کرم علی	
35	شہید سجاد احمد نقشبندی	محمد یحییٰ خان	دربار عالیہ نیریاں شریف
36	شہید انیس احمد قادری	محمد ہارون	جماعت اہلسنّت
37	شہید محمد شاہد	فیاض	
38	شہید عبدالوہاب قادری	عبدالعلیم قادری	
39	شہید انور حسین	فدا حسین	
40	شہید ابرار حسین قریشی	سرفراز حسین	
41	شہید محمد آصف	محمد انور	
42	شہید فیضان	عبدالستار	
43	شہید عبدالحمید	عبدالعلیم	
44	شہید ہارون قادری	اللہ رکھا	JUP نورانی
45	شہید مشتاق احمد	غلام رسول	
46	شہید محمد ناصر	محمد نسیم انصاری	
47	شہید مشتاق احمد	نور محمد	
48	شہید اسد علی	عاشق علی	
49	شہید محمد فیصل	عبدالقادر	قادری ایکوساؤنڈ
50	شہید نفیس الرحمٰن	محمد امان	
51	شہید رحمت علی	احمد علی خان	
52	شہید فیصل ندیم	مہدی خان	انجمن طلبہ اسلام

53	شہید محمد ہاشم		
54	شہید ڈاکٹر حسن		
55	شہید شاہد قریشی		
56	شہید سید انور حسین	محمد سلیمان	
57	شہید محمد شکیل		
58	شہید مبین احمد		
59	شہید رمیز		
60	شہید محمد ہاشم		
61	شہید واحد احمد		
62	شہید عبدالقادر		
63	شہید سید فضل		
64	شہید عاشق علی		
65	شہید خلیل الرحمٰن		
66	شہید حافظ لئیق		
67	شہید نور احمد		
68	شہید عبدالمجید		
69	شہید عبدالشکور		
70	شہید یحییٰ کاشف		
71	شہید محمد سعید		
72	ایک عدد سر	(نامعلوم)	
73	تین عدد انسانی جسم کے اعضاء	(نامعلوم)	

سانحہ نشتر پارک کے مجروحین (زخمی ہونے والے حضرات)

12 ربیع الاوّل 1427ھ مطابق 11/اپریل 2006 بروز منگل کو شام کے سات بج کر نشتر پارک میں ہونے والے بم دھماکے میں سنی رہبر کونسل پاکستان کے دستیاب ریکارڈ کے مطابق اہلسنّت وجماعت کے تقریباً ایک سوپچپن (155) افراد زخمی ہوئے۔ جن کی تفصیل درج ذیل ہے۔

نمبر شمار	نام	ولدیت
1	علامہ ڈاکٹر کوکب نورانی اوکاڑوی	علامہ محمد شفیع اوکاڑوی علیہ الرحمۃ
2	مولانا سید عبدالوہاب قادری	
3	قاری محمد اشرف گورمانی	احمد بخش گورمانی
4	مولانا محمد الطاف قادری	عبدالستار
5	طارق محبوب صدیقی	محبوب علی صدیقی
6	شاہ سراج الحق قادری	
7	محمد آصف خان عطاری	محمد سلیم خان
8	محمد سلیم عطاری	ہارون
9	سید نذیر حسین	سید قاسم حسین
10	زاہد اشتیاق قادری	اشفاق خان
11	بشیر	عبدالستار
12	محمد عامر	محمد شفیع
13	ظفر الحق	عبدالحق
14	اختر حسین	عبدالمجید
15	محمد قاسم خان	جمال الدین

16	ظفر حسین	محمد بخش
17	محمد فرحان	محمد یوسف
18	راشد	لال افسر
19	جاوید	ہاشم
20	شاکر	سلیمان
21	محبوب احمد	محمد یعقوب شاہ
22	ارسلان	حنیف
23	عدنان	ممتاز الدین
24	قیصر ملک	
25	راحیل	
26	ارسلان	محمد سعید زمان
27	عبدالقاسم	نورالاسلام
28	میر احمد	نورالاسلام
29	شاہ جہاں	
30	محمد سعید	امیر حمزہ
31	شہزاد	ارشاد خان
32	محمد فیضان	ظہیر حسین
33	کاشف	محمد صدیق
34	ظہور احمد	منظور حسین
35	طارق	احمد خان
36	محمد حنیف خان	کالے خان

37	محمد اکرم	محمد اسلام
38	محمد پرویز	عبدالواحد
39	محمد عدنان	عاشق علی
40	مولانا ریاض الدین قادری	صلاح الدین
41	خلیل الرحمٰن	مقصود
42	نواب علی شاہ	غریب شاہ
43	محمد اسحاق	غلام یٰسین
44	محمد نعیم	
45	نوید احمد	خلیل احمد
46	محمد افضل حسین	عبدالمالک
47	فہیم الدین شیخ	
48	عزیز موسیٰ	حاجی موسیٰ
49	محمد قدیر	امیر خان
50	شہزاد	عمر زمان
51	سراج الرحمٰن	محمد شریف
52	محمد شفیق	فضل داد
53	رشید	محمد صدیق
54	محمد اسلم	محمد حق
55	تعظیم علی	شوکت علی
56	فرحان علی صدیقی	عبداللہ صدیقی
57	محمد رمیز	محمد رفیق

58	احمد خان	
59	آصف	مبارک شاہ
60	فرحان احمد	
61	فضل حسین	
62	گلزار	یعقوب
63	حنیف	عثمان
64	ملان	
65	میرن	
66	محمد تسلیم	محمد عمر
67	محمد حسین	محمد خان
68	محمد حسین	محمد قاسم
69	محمد کاشف	
70	محمد ندیم	
71	مختار احمد	
72	نور محمد	
73	سراج الرحمن	عبدالرحمن
74	عبدالغفار	محمد یوسف
75	عبداللطیف	میر خان
76	محمد امین	حاجی سلیمان
77	مرزا عمران بیگ	اشفاق بیگ
78	محمد دریس برکاتی	عبدالغنی برکاتی

79	محمد ارشاد	واحد
80	رفیق علی	ہارون علی
81	عبدالحمید	محمد علیم
82	محمد اویس	محمد سجاد
83	عامر حسین	سجاد حسین
84	زین	محمد آصف
85	محمد نادر	محمد یامین
86	عبدالمالک	ظہور بخش
87	عثمان شریف	محمد شریف
88	محمد شہزاد	ارشاد حسین
89	نعمان	ناصر
90	صدیق	محمد حسین
91	محمد شاکر	نذیر احمد
92	خالد	چاند خان
93	بابو	عبدالشکور
94	اکرم عبداللہ	عبداللہ
95	فیصل ندیم	محمد خان
96	سلطان	زاہد
97	ذوالفقار	قمرالدین
98	بلال	عبدالغنی
99	زاہد	قادر احمد

ارشاد علی	منکت علی	100
محمد ارشاد	بخت علی	101
شمس الدین	شاہد	102
عباس قادری	عثمان قادری	103
حضور بخش	حاجی غلام یٰسین	104
محمد جیلو	عمران شکیل	105
	مولانا اکرم	106
	محمد محمود	107
	سید محمد ملک	108
	عاصم ظفر	109
	منیر احمد	110
	ریحان	111
محمد حسین	شعیب حسن	112
سمیع اللہ	شہزاد خان	113
	زاہد قادری	114
	محمد شفیق قادری	115
	سید نذیر شاہ	116
نور خان	عبدالقاسم	117
محمد زاہد	محمد اویس	118
مشتاق احمد	مظہر حسین	119
	جنید	120

121	محمد خورشید	
122	نیر شاہ	
123	صلاح الدین	
124	مصلح الدین	ہاشم
125	جاوید اقبال	قادر بخش
126	سید شفیع الاعظم	سید محمد فضل الرحمن
127	محمد قاسم	محمد جلال خان
128	محمد اکرام	محمد اسلام
129	انیس احمد صدیقی	فرحت اللہ صدیقی
130	عدیل احمد	محمد شریف
131	فرحان احمد صدیقی	عبداللہ صدیقی
132	انور احمد	شبراتی خان
133	ظفر حسین	محمد بخش
134	غلام قاسم	اللہ داد
135	محمد ارسلان	اصغر علی
136	محمد اسلام	محمد صدیق
137	جاوید اقبال	قادر بخش
138	محمد شاکر	محمد نذیر
139	محمد راشد	عبدالقیوم محمود
140	محمد اویس خان غوری	محمد سردار خان غوری
141	عمیر	عثمان غنی

142	کامران اقبال	محمد اقبال
143	محمد اقبال	غلام نبی
144	محمد عامر	محمد شفیع
145	سرفراز	محمد اقبال
146	محمد ادریس	عبدالغنی
147	سید عمران علی	سید یوسف علی
148	قاری محمد ظفر القادری	صوفی حافظ فضل الرحمن
149	محمد جاوید	احمد بچایو
150	میاں محمد مختار	حاجی نواب
151	ظہیر عباس	محمد عزیز
152	محمد آصف	عتیق الرحمن
153	محمد رفیق	محمد یوسف
154	جانِ عالم	
155	عبدالرحمن قائم خانی	غلام سرور افضل خان

☆☆☆

سانحہ نشتر پارک کے متاثرین کیلئے حکومتی امداد

حکومت سندھ نے سانحہ نشتر پارک کے شہداء کے ورثاء کے لیے زیرِ کفالت کے طور پر فی کس مبلغ -/3,00,000 (تین لاکھ) روپے بہ طور امداد دینے کا اعلان کیا تھا۔ شہداء کی تصدیق اور قانونی کارروائی کے بعد مورخہ 24 جون 2006ء کو دارالعلوم امجدیہ میں حکومت سندھ کی طرف سے ان کے ورثاء کو مبلغ تین لاکھ روپے کی رقم ادا کی گئی۔

امدادی چیک وصول کرنے والے شہدائے نشتر پارک کے ورثاء کی تفصیل:

نمبر شمار	شہداء کے نام مع ولدیت	چیک وصول کرنے والے وارث کا نام مع ولدیت	وارث کا شہید سے رشتہ
01	آصف حسین ضیائی ولد قاسم حسین	صائمہ آصف حسین	بیوہ
02	ذاکر حسین ولد قبول احمد خان	ڈاکٹر شاذیہ ذاکر	بیوہ
03	حافظ نور محمد ولد محمد خان	محمد خان	والد
04	محمد فیضان ولد عبدالستار	عبدالستار	والد
05	قاری جہانگیر ولد درویش محمد	درویش محمد	والد
06	انور حسین ولد فدا حسین	شیخ قمر احمد	بھائی
07	محمد ناصر ولد محمد نسیم انصاری	مسز نسیم اختر	بیوہ
08	گل زمین خان ولد خائستہ خان	مسز گل زرجانہ	بیوہ
09	علامہ مختار احمد قادری	اہلیہ علامہ مختار احمد قادری	بیوہ
10	مشتاق احمد ولد حاجی نور محمد	نور محمد	والد
11	حافظ وزیر احمد ولد سلطان احمد	مسز سیدہ روبینہ	بیوہ

12	واجد احمد ولد غلام مرتضیٰ مہروی	مولانا غلام مرتضیٰ مہروی	والد
13	حافظ قاری اختر نواز ولد غلام خان	غلام خان	والد
14	مولانا سید کاشف علی اشرفی ولد سید محمد اقبال فیروز	عزیزہ اختر	والدہ
15	مولانا شاہد محمود ولد حبیب عالم آرائیں	حبیب عالم آرائیں	والد
16	مولانا حسین احمد ولد غلام فاروق	مسز گل نسرین	بیوہ
17	حافظ محمد تقی ولد شیخ محمد رفیع	مسز شبنم تقی	بیوہ

حکومت سندھ نے سانحہ نشتر پارک میں زخمی ہونے والوں کے لیے فی کس مبلغ -/50,000 (پچاس ہزار) روپے بہ طور امداد دینے کا اعلان کیا تھا۔ زخمیوں کی جانچ پڑتال اور تصدیق کے مرحلے کے بعد ان زخمیوں کو حکومت سندھ کی طرف سے مبلغ -/50,000 (پچاس ہزار) روپے کی رقم ادا کی گئی۔

امدادی چیک وصول کرنے والے زخمیوں کے نام:

نمبر شمار	زخمیوں کے نام مع ولدیت	چیک وصول کرنے والے	زخمی سے رشتہ
01	محمد سعید ولد امیر حمزہ	امیر حمزہ	والد
02	محمد نادر ولد محمد یامین	محمد یامین	والد
03	محمد کاشف ولد محمد صدیق	محمد صدیق	والد
04	محمد محبوب احمد ولد محمد یعقوب شاہ	محمد یعقوب شاہ	والد
05	نواب علی شاہ ولد غریب شاہ	غریب شاہ	والد
06	ظہیر عباس ولد محمد عزیز	محمد عزیز	والد
07	محمد پرویز ولد عبدالواحد	عبدالواحد	والد
08	محمد سلیم عطاری ولد ہارون	ہارون	والد

09	محمد فضل حسین ولد مولانا عبدالمالک	مولانا عبدالمالک	والد
10	میر احمد ولد نورالسلام	نورالاسلام	والد
11	عبدالعزیز موسیٰ ولد حاجی موسیٰ	حاجی موسیٰ	والد
12	ابوالقاسم ولد نورالاسلام	نورالسلام	والد
13	طارق محبوب ولد محبوب علی صدیقی	محبوب علی صدیقی	والد
14	مولانا اشرف گورمانی ولد احمد بخش گورمانی	احمد بخش گورمانی	والد
15	میاں محمد مختار ولد حاجی نواب آرائیں	حاجی نواب آرائیں	والد

مزید زخمیوں کی امداد

ڈسٹرکٹ کوآرڈینیشن آفیسر (سٹی ڈسٹرکٹ گورنمنٹ کیمپ آفس کلب روڈ کراچی) کے لیٹر نمبر DCO/Cash-II/Comp/132/2006-299 Karachi بتاریخ 21 جون 2006ء کے مطابق یہ حضرات بھی زخمیوں میں شامل ہیں۔ان 22 لوگوں کے نام امدادی رقوم کے حصول کے لیے مفتی منیب الرحمٰن (چیئرمین سنی رہبر کونسل) نے مورخہ 14-06-2006 کو ایک لیٹر کے ساتھ بھیجے تھے جو مذکورہ آفس کو مورخہ 20 جون 2006 کو موصول ہوئے تھے۔اب یہ تصدیق نہیں ہوسکی کہ مذکورہ افراد کو امدادی رقم ملی ہے یا نہیں،اور اگر ملی ہے تو کب ملی تھی؟ مفتی صاحب کے مذکورہ لیٹر میں 26 افراد کے نام تھے جن میں سے 4 افراد پہلے ہی کیمپ آفس سے رابطہ کر چکے تھے،اس لیے ڈسٹرکٹ کوآرڈینیٹر آفیسر نے اپنے لیٹر میں 22 مذکورہ افراد کے نام امدادی رقم کے حصول کے لیے ہوم سیکریٹری حکومت سندھ کو بھیجے تھے۔

نمبر شمار	نام	ولدیت
1	سید شفیع الاعظم	سید محمد فضل الرحمٰن
2	محمد قاسم	جلال خان

3	محمد اکرام	ولد محمد اسلام
4	انیس احمد صدیقی	عبداللہ صدیقی
5	عدیل احمد	محمد شریف
6	فرحان احمد صدیقی	عبداللہ صدیقی
7	انور احمد	شبراتی خان
8	ظفر حسین	محمد بخش
9	غلام قاسم	اللہ داد
10	محمد ارسلان	اصغر علی
11	محمد اسلام	محمد صدیق
12	جاوید اقبال	قادر بخش
13	محمد شاکر	محمد نذیر
14	محمد راشد	عبدالقیوم محمود
15	محمد اویس خان غوری	محمد سردار خان غوری
16	عمیر	عثمان غنی
17	کامران اقبال	محمد اقبال
18	محمد اقبال	غلام نبی
19	محمد عامر	محمد شفیع
20	سرفراز	محمد اقبال
21	محمد ادریس	عبدالغنی
22	سید عمران علی	سید یوسف علی

★★★★★

دارالعلوم نعیمیہ کراچی

DARUL ULOOM NAEEMIA

زکوٰۃ وصدقات اور عطیات کا بہترین مصرف

زکوٰۃ، صدقات، کفاراتِ صوم، فدیہ صوم، فطرہ
اور عطیات کے ذریعے

دارالعلوم نعیمیہ

کے مستحق طلبہ کرام کی اعانت فرمائیں۔

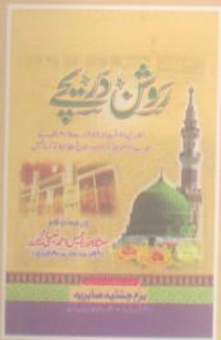
الداعی الی الخیر

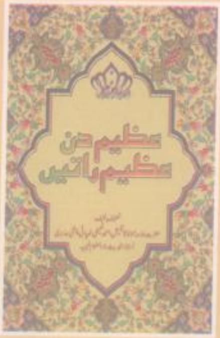
علامہ مولانا جمیل احمد نعیمی ضیائی
(ناظم تعلیمات و اُستاذ الحدیث دارالعلوم نعیمیہ کراچی)
021-36324236 , 36314508

حضرت علامہ مولانا جمیل احمد نعیمی ضیائی مدظلہ العالی

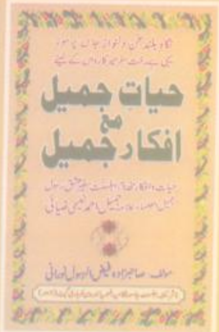
استاذ الحدیث و ناظم تعلیمات دار العلوم نعیمیہ کی زیر سرپرستی

مکتبہ نعیمیہ کی مطبوعات









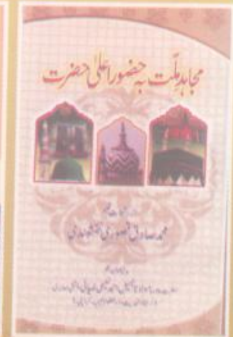


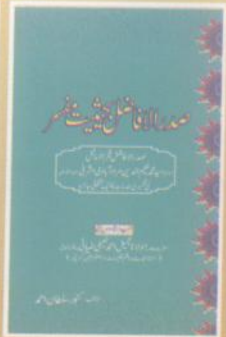














PRINTED BY
AL-NASIR RESEARCH ACADEMY, KARACHI.
0300-2080345 , mnkchishti@gmail.com, FB/NasirKhanChishti